اللہ کے بندوں میں صرف علماء ہی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور خشیہ رکھتے ہیں۔ یہ انحصار بظاہر اس وجہ سے ہے کہ عالم کہلانے کا مستحق وہی صاحب بصیرت ہے جو اپنے دور اور اپنے ماحول کے تقاضوں کو پہچانتا ہو۔ اور اتنی بصیرت رکھتا ہو کہ ان تقاضوں کے بموجب احکام الہی کا استنباط کر سکے اور ان پر عمل پیرا ہو سکے"

تقویٰ کی یہ تعریف و تعبیر یقیناً ان لوگوں کو تو جنہیں "نئی روشنی والے" یا "عصریین یا جدیدیین" کہتے ہیں، اغلباً بہت اپیل کرے گی، لیکن کیا ہمارے علماء کرام اس معاملے میں اس حد تک جانے کو تیار ہوں گے۔

کتاب بے جلد ہے۔ کتابت و طباعت بڑی اچھی ہے۔ اور قیمت دو روپے ۵۰ پیسے ناشر کتابستان۔ قاسم جان اسٹریٹ دہلی (انڈیا)

(۱-س)

فیض الغفور

مولانا محمد ادریس الانصاری صاحب کی مرتب کردہ یہ کتاب ادارہ تبلیغ الاسلام جامع رئیس غازی محمد صادق آباد (بہاولپور) نے شائع کی ہے۔ فاضل مصنف کے الفاظ میں "چونکہ اس مجموعہ کے وجود میں آنے کا سبب حضرت ممدوح حضرت مولانا عبدالغفور المدنی کی ذات ستودہ صفات ہے۔ اس لئے کتاب کا نام تبرکاً حضرت مولانا کے نام نامی کی مناسبت سے "فیض الغفور" رکھا گیا۔

" زیر نظر کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ قرآن مجید، احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اقوال عارفین نیز احوال صالحین سے مسائل ضروریہ کو جو سالکین راہ و طالبین ذات خداوندی کو اثنائے سفر میں پیش آتے ہیں، اخذ واستنباط کر کے ایک ترتیب سے جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے"

اس سلسلے میں بقول مصنف کے کتاب وسنت کے بعد زیادہ تر حضرت دا تا گنج بخش کی "کشف المحجوب" امام غزالی کی "کیمیائے سعادت" اور عارف کامل سید احمد کبیر رفاعی کی کتاب "البرہان المؤید" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مصنف نے شریعت و طریقت کی تعریف حضرت مولانا عبدالغفور مدنی کی زبانی یوں کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا نام شریعت اور ان پر عمل کرنا طریقت ہے۔ آگے چل کر سید احمد رفاعی کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

تم ایسا نہ کہو جیسا جاہل صوفی کہا کرتے ہیں کہ ہم اہل باطن ہیں اور وہ اہل ظاہر ہیں، یہ بات غلط ہے کیونکہ یہ دین ظاہر و باطن کا جامع ہے۔ اس کا باطن ظاہر کا مغز ہے اور باطن ظاہر کا ظرف یعنی محافظ ہے"

شریعت و طریقت یا ظاہر و باطن دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ سید احمد رفاعیؒ فرماتے ہیں:۔ ۔ ظاہر (شریعت) باطن (طریقت) کا محتاج ہے اور باطن (طریقت) ظاہر (شریعت) کا محتاج ہے۔ یہ علم جس کا نام بعض لوگوں نے علم باطن رکھا ہے، اس کی حقیقت دل کی اصلاح ہے۔ اور علم ظاہر کی حقیقت عمل بالارکان اور تصدیق بالجنان ہے، یعنی ظاہری بدن سے ارکان اسلام کو ادا کرنا اور دل سے توحید و رسالت اور فرائض، عقائد کی تصدیق کرنا"

طریقت کو بیان کرنے کے بعد حسن اخلاق، ایثار، ریاضت و مجاہدہ، خواہش و ہوس، ولایت، کرامت اولیاً نبی اور ولی کا فرق، فنا و بقا، معرفت حق، توبہ، صحبت نیکاں۔ اور اس طرح کے بیسیوں موضوعات پر بڑا مفید اور نصیحت آموز مواد جمع کیا گیا ہے۔ کتاب کے کل ۴۰۸ صفحے ہیں اور اس کی قیمت پانچ روپے ہے

" محبت" کے ذیل میں مصنف نے حضرت ابوالقاسم قشیری کا یہ قول نقل کیا ہے:۔ محبت یہ ہے کہ اپنے محبوب کی ذات کے اثبات کے لئے اپنی صفات بشری اور اپنی تمام خواہشات کو نیست نابود کردے۔ یعنی محب اپنی محویت تامہ سے خود فانی ہوجائے، لیکن محبوب باقی رہ جائے"

" فرقہ بندی نہ کرو" کے تحت مصنف لکھتے ہیں:۔ تم اللہ کے دین کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کرو۔ تم کو چاہیئے کہ تم سب مل کر اسلام کے خادم بنو۔ دین رسول اللہ کی خدمت کرو۔ تم میں جو عالم ہو، وہ جاہل کو نرمی کے ساتھ نصیحت کرے، جو کامل ہے وہ ناقص کو کمال کی طرف کھینچے تم کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کرو تعاونوا علی البر والتقویٰ۔

غرض اخلاق و اعمال اور نیات و عقائد کو سنوارنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بڑا مفید رہے گا، اور ظاہری و باطنی اصلاح کے طالب اس کو بڑے شوق سے پڑھیں گے۔

(ا۔س)